قراردادیں

تحفظ مدارس دینیہ و اسلام کا پیغام امن کانفرنس، ملتان

[بروز جمعرات 20 مارچ 2014ء وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم ملتان میں تحفظ مدارس دینیہ و اسلام کا پیغام امن کانفرنس منعقد ہوئی، اس موقع پر اتفاق رائے سے جو قراردادیں منظور کی گئیں وہ نذر قارئین ہے ....ادارہ]

(۱)......یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس ملک کی نظریاتی اَساس اِسلام ہے اور اِسلام ہی اسے بچا سکتا ہے، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں اسلامی تعلیمات اور قوانین کو نافذ کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارا دینی فریضہ بھی ہے اور ملک کے آئین کا اہم ترین تقاضا بھی اور اسی کو نظرانداز کرنے کی وجہ سے ملک میں انتہاپسندی کی تحریکیں اٹھی ہیں۔ اگر حکمران طبقہ اس مقصد وجود کی طرف واضح پیش قدمی کرکے تو ملک اس وقت انتہاپسندی کی گرفت میں نہ ہوتا۔ لہٰذا وقت کا اہم تقاضا ہے کہ پورے خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ملک میں نفاذ شریعت کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ اس کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کو فعال بنا کر ان کی سفارشات اور فیصلوں کے مطابق اپنے قانونی اور سرکاری نظام میں تبدیلیاں بلاتاخیر لائی جائیں اور ملک سے کرپشن، بے راہ روی اور فحاشی و عریانی ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

(۲)......وفاقی شرعی عدالت کو ایک خودمختار اور حتمی فیصلے کی اتھارٹی کی حیثیت دینے کے لیے قانون سازی کی جائے تاکہ اس کے فیصلے ناقابل تنسیخ ہوں۔

(۳)......اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کو قرار دیا جارہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دہشت گردی نے ملک کو اجاڑنے میں کوئی کسر چھوڑ نہیں رکھی۔ جگہ جگہ خودکش حملوں اور تخریبی کارروائیوں نے ملک کو بدامنی کی آماجگاہ بنایا ہوا ہے، ان تخریبی کارروائیوں کی تمام محب وطن حلقوں کی طرف سے بار بار مذمت کی گئی ہے اور انہیں سراسر ناجائز قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ کارروائیاں مستقل جاری ہیں، لہٰذا اس صورت حال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ آخر ملک بھر کی متفقہ مذمت اور فوجی طاقت کے استعمال کے باوجود یہ کارروائیاں کیوں جاری ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟......مقتدر ادارے ان کارروائیوں کے حقیقی اسباب تلاش کرکے ملک وملت

کے سامنے لائیں۔اس حوالے سے غیر ملکی سازشوں کا پہلو خصوصی طور پر قابل توجہ ہے۔

(۴)...... یہ اجتماع دینی مدارس کے خلاف مختلف ایجنسیوں اور حکومتی اداروں کی روز افزوں اور مسلسل کارروائیوں پر شدید احتجاج کرتا ہے اور آپریشن سے متاثرہ علاقوں میں سینکڑوں مساجد و مدارس کے انہدام کو شرمناک قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس پر چھاپوں اور ان کے اساتذہ و طلبہ کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ فوری بند کر کے منہدم اور متاثرہ مدارس و مساجد کی فوری بحالی کا اہتمام کیا جائے اور بند مدارس کو کھول کر ان میں طلبہ کی رہائش و تعلیم کا نظام بحال کیا جائے۔

(۵)...... یہ اجتماع مختلف ایجنسیوں کی طرف سے دینی مدارس کے بے گناہ اساتذہ، طلباء اور مذہبی جماعتوں کے کارکنوں کو ماورائے عدالت قتل کرنے، ہراساں کرنے، اغوا کرنے اور بلاوجہ مقدمات قائم کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور مقدمات ختم کرنے اور ان کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۶)...... یہ اجتماع مختلف ممالک میں شعائر اسلام بالخصوص حجابِ شرعی اور شرعی ذبیحہ کے خلاف مہم اور اس قسم کے دیگر معاملات کو اسلام کے خلاف مغربی ثقافت کے علمبرداروں کے معاندانہ رویے کا آئینہ دار سمجھتا ہے اور دنیا بھر کی مسلم حکومتوں اور اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم (او۔ آئی۔ سی) سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات و احکام کے خلاف مغربی ثقافتی یلغار کے سدباب کے لئے مشترکہ پالیسی وضع کریں۔

(۷)...... یہ اجتماع کراچی سمیت ملک بھر میں علماء کرام، طلبہ اور دیگر بے گناہ عوام کے وحشیانہ قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے، اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام اور دیگر شہداء کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع تمام شہداء کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ اُن کے جملہ پسماندگان اور عقیدت مندوں کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

(۸)...... یہ اجتماع دس محرم الحرام ۱۴۳۵ھ کے روز راولپنڈی، اور سندھ کے بعض شہروں میں رونما ہونے والے حالیہ افسوس ناک واقعات (قرآن مجید اور دینی اوراق کی بے حرمتی) کو ملک میں فرقہ وارانہ کشمکش کو فروغ دینے کی سازش کا حصہ قرار دیتا ہے اور ان سانحات میں متاثرہ افراد اور خاندانوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے واقعات کی مکمل عدالتی تحقیقات کرا کے مجرموں اور ان کے پشت پناہوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۹)...... یہ اجتماع ملک میں مغرب کی بے حیاء ثقافت کے فروغ کے لئے این جی اوز اور میڈیا کی آزادانہ روش، حکومتی اداروں کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی اور قومی وسائل کے بے دریغ استعمال کو افسوس ناک قرار دیتا ہے اور اسے پاکستان کے اسلامی تشخص، قرآن وسنت کی تعلیمات اور عوام کے دینی رجحانات کے منافی سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس طرزِ عمل کو فی الفور ترک کر کے وطن عزیز کی اسلامی ثقافت کے تحفظ کا اہتمام کیا جائے۔

(۱۰)...... یہ اجتماع حکومت کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ اندرونی شورشوں کا پائیدار حل بالآخر پُرامن مذاکرات کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ طالبان کے ساتھ ہر ممکن مذاکرات کا راستہ اختیار کرے اور مذاکرات مخالف عناصر پر بھی گہری نظر رکھے جو مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کے درپے ہیں۔

(۱۱)...... وہ موجودہ سنگین قومی صورت حال میں جبکہ قومی خودمختاری، ملکی سالمیت اور پاکستان کے اسلامی تشخص کو داؤ پر لگادیا گیا ہے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی فضا پیدا کر کے استعماری قوتیں اپنے مذموم مقاصد کو آگے بڑھانے کا ایجنڈا رکھتی ہیں...... قومی وحدت اور ہم آہنگی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ یہ اجتماع ملک کے تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں اور کارکنوں سے اپیل کرتا ہے کہ کسی بھی سطح پر ایسی گرمیوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے جو فرقہ وارانہ کشمکش کا باعث بن سکتی ہوں، بلکہ قومی ہم آہنگی کو بڑھانے کے اقدامات کئے جائیں تاکہ قوم متحد ہو کر موجودہ بحران کا مقابلہ کر سکے۔

(۱۲)...... یہ اجتماع حکومت سے فوری مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس اور علماء ومشائخ اور مذہبی رہنماؤں کو سیکورٹی مہیا کی جائے اور انہیں اپنے دفاع اور حفاظت کے لیے اسلحہ لائسنس جاری کیے جائیں۔

(۱۳)...... مختلف مسالک کے وفاقوں اور تنظیموں کی آخری سند ''شہادۃ العالمیہ'' ایچ ای سی سے باقاعدہ طور پر 17/ نومبر 1982ء سے بحوالہ نمبر 8-418/Acad/82/120 کے تحت ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات کے مساوی منظور شدہ ہے لیکن تعلیمی ادارے، یونیورسٹیاں اور حکومتی ادارے ''شہادۃ العالمیہ'' کی سند کی اس حیثیت کو عملی طور پر تسلیم نہیں کرتے اور مختلف رکاوٹیں ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ''شہادۃ العالمیہ'' کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے اور اس پر عمل درآمد کے لیے مؤثر ہدایات جاری کی جائیں، نیز وفاقوں اور تنظیموں کی تحتانی اسناد، شہادۃ العالیہ، شہادۃ الثانویۃ الخاصہ، شہادۃ الثانویۃ العامہ کو بالترتیب بی اے، ایف اے، اور میٹرک کے مساوی تسلیم کیا جائے۔

(۱۴)...... حکومت اور مدارس کے مابین یہ طے ہوا تھا کہ مدارس اپنے مالیاتی نظام کو صاف شفاف رکھنے کیلئے اپنی رقم بینکوں میں جمع کرائیں گے، لیکن جب اہلِ مدارس اس سلسلہ میں بینکوں سے رابطہ کرتے ہیں تو انتظامیہ اکاؤنٹ کھولنے کیلئے لیت ولعل سے کام لیتی ہے اور ناروا شرائط عائد کرتی ہے، یہ اجتماع اس سلسلہ میں گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام بینکوں کو واضح ہدایت جاری کریں کہ وہ دیگر تعلیمی اداروں کی طرح مدارس کیلئے بھی اکاؤنٹ کھولنے کو سادہ اور سہل بنائیں۔

(۱۵)...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے غیر ملکی طلبہ جو دینی تعلیم کے لیے پاکستانی مدارس میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اُن کے لیے تعلیمی ویزا اور ''این او سی'' کو سہل اور قابلِ عمل بنایا جائے تاکہ یہ طلبہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاکستان آئیں اور تعلیم سے فراغت کے بعد پاکستان کیلئے نیک، خیر خواہانہ اور احسان مندی کے جذبات لے کر جائیں اور اپنے اپنے ملکوں میں پاکستان کے بہترین سفیر ثابت ہوں۔ اس سلسلہ میں تمام پاکستانی سفارتخانوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ

تعلیمی ویزا کے خواہش مند طلبہ سے ہر ممکن تعاون کریں اور ویزے کے حصول کو سہل تر اور تیز تر بنائیں۔

(۱۶)...... دینی مدارس 1860ء کے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کیے جاتے ہیں، بعض اوقات متعلقہ حکام بلاوجہ اہلِ مدارس کو تنگ کرتے ہیں اور سوسائٹی ایکٹ اور حکومت کے ساتھ طے شدہ واضح، سہل اور شفاف طریقہ کار کو نظر انداز کرتے ہوئے رجسٹریشن میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں، اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری فرمائی جائیں کہ وہ رجسٹریشن کے عمل میں غیر ضروری طور پر پیچیدگیاں پیدا نہ کریں نیز ہر سال رجسٹریشن کی تجدید کی شرط ختم کی جائے۔

(۱۷)...... ملک میں اخوت اور ہم آہنگی کے فروغ کیلئے فرقہ وارانہ مُنافرت وتشدد کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ جامعہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی اور مستونگ اور سندھ میں پیش آمدہ حالیہ سانحات، فوری اور مؤثر اقدام کے متقاضی ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ متعلقہ ذمہ دار حضرات ان سانحات کی تحقیق کریں اور ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دیں تا کہ آئندہ ایسے سانحات پیش نہ آئیں۔

(۱۸)...... یہ اجتماع قومی خود مختاری اور ملکی سالمیت کو درپیش مبینہ خطرات وخدشات کے حوالے سے شدید تشویش واضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عوامی جذبات اور قومی مفادات کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی داخلی اور خارجی پالیسیوں پر فوری نظر ثانی کرے اور پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد اور پارلیمانی کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کر کے قومی پالیسیوں کا قبلہ درست کرنے کو یقینی بنائے۔

(۱۹)...... یہ اجتماع میڈیا سے اسلامی شعائر اور دینی حلقوں کی کردار کشی اور ان کے خلاف مسلسل پروپیگنڈے پر شدید احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی احکام وشعائر کو تمسخر کا نشانہ بنانے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(۲۰)...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مملکت خداداد میں نظام تعلیم اور نصاب تعلیم اسلامی خطوط پر استوار کیا جائے، لڑکے اور لڑکیوں کی علاحدہ تعلیم کا قانون پاس کیا جائے اور نصابی کتب میں سے قرآنی آیات اور واقعاتِ صحابہ کرامؓ کے اخراج کا فوری نوٹس لیا جائے۔

(۲۱)...... یہ اجتماع امریکہ میں پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ ناروا سلوک اور سفاکانہ وغیر منصفانہ رویے کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور دیگر سینکڑوں گمشدہ یا امریکہ کے حوالے کئے جانے والے مظلوم پاکستانیوں کی بازیابی اور رہائی کے لئے اپنی دستوری اور قومی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

(۲۲)...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ برما اور وسطی افریقہ کے مسلمانوں پر ظلم وستم کا خاتمہ کیا جائے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے، اس کے علاوہ افغانستان، مصر، عراق، شام اور بحرین میں قتل وغارت گری کا بازار بند کیا جائے۔

☆......☆......☆